سید عطاء المحسن بخاری

۲

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ابدی و آفاقی اعلانِ رسالت و ختمِ نبوت

جزوی استفادہ از ختم نبوت کامل مصنفہ مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع صاحب امروی عثمانی رحمۃ اللہ علیہ

لیجئے اب لفظ خاتم کے وہ معنی بھی ملاحظہ فرمائیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و مجد کے مناسب ہیں اور عقل و شعور کو جلا بخشتے ہیں۔

۱۔ لفظ خاتِم کو اگر زیر سے پڑھا جائے تو یہ اسم فاعل ہے جس کے معنی ہیں ختم کرنے والا۔ اور اگر

۲۔ لفظ خاتَم کو زبر سے پڑھا جائے تو اس کے معنی ہیں مُہر

زبان کو اہلِ زبان ہی جانتے ہیں اور اہلِ علم و عقل ماہرینِ السنہ کی بات کو ہی وزن دیتے ہیں۔ اہلِ عرب نے لغتِ عرب کی جس طرح چھان پھٹک کی ہے وہ پوری کائنات میں منفرد ہے اور ماہرینِ لسانِ عرب عجمیوں نے بھی اس زبان کی جس قدر خدمت کی ہے وہ اپنی مثال آپ ہے لیکن انہوں نے بھی عربی زبان کے ملفوظات اہلِ عرب کے جمع کئے ہیں۔ ایسا نہیں ہوا کہ انہوں نے عربی زبان کے لغوی معنی یا مناسبتی معنی خود مرتب کئے ہوں۔

آیتِ محوّلہ بالا میں خاتم النبیین میں لفظ خاتم کی تا کو اگر زیر سے پڑھیں تو معنی یوں ہوں گے

"وہ نبیوں کو ختم کرنے والے ہیں"۔

اور اگر خاتم کی تا کو زبر سے پڑھیں خاتَم النبیین تو معنی یوں ہوں گے۔

"وہ نبیوں پر مُہر ہیں"۔

ان دونوں معنوں میں نبوت ختم ہونے کی حقیقت اُجاگر ہوتی ہے۔ اجراءِ نبوت کا فراڈ واضح نہیں ہوتا۔

مرزائیوں نے اس لفظ کے معنی بدلنے میں ایڑی چوٹی کا زور لگایا ہے اور دنیا جہان کے

قاعدوں، ضابطوں کو توڑ تاڑ کے لفظِ خاتَم (زبر کے ساتھ) کا معنی کیا ہے افضل یعنی خاتم النبیین کے معنی ہیں "تمام نبیوں سے افضل ہیں" (احمدیہ پاکٹ بک مطبوعہ دسمبر ۱۹۴۵ء قادیان ص ۴۹۷)

جس کے لئے انہوں نے صرف و نحو کے قواعد، یا لغت عرب، یا بلاغت و معانی کی کسی کتاب کا حوالہ تک نہیں اپنی خودساختہ فریب کاریوں کو لسانِ عرب پر تھوپ کر معنی تیار کر لئے زبان عربوں کی، قرآن عربی میں اور قاعدہ و قانون غلام احمد قادیانی کا ع

ناطقہ سر بگریباں ہے اِسے کیا کہیئے

حالانکہ لغت عرب کی سابقہ تشریحات کے علاوہ قرآن کریم کی تلاوت کے سلسلہ میں فنِ تجوید کی قانونی پابندیاں پوری امت نے تسلیم کی ہیں۔

اور وہ قراءِ گرامی رحمہم اللہ پوری امتِ سابقہ و موجودہ کے ہاں غیر متنازعہ شخصیتیں ہیں انہوں نے اس کی تلاوت کی دو روایتیں بیان کی ہیں۔

لفظ خاتم کی تا کو صرف دو قاریوں نے زیر کے ساتھ پڑھا ہے اور وہ دو بزرگ ہیں۔

حضرت حسن اور حضرت عاصم رحمت اللہ علیہما

باقی تمام قراءِ کرام ورش، قالون، دوری، کسائی کے ہاں خاتم تا کی زبر کے ساتھ پڑھا جاتا ہے یعنی اکثریت کے ہاں خاتِم مختار رہے اور یوں لغوی اور تجویدی تحقیق کے اعتبار سے آیت مذکورہ میں خاتم النبیین کے وہی دو معنی ہو سکتے ہیں جو اوپر ذکر کئے گئے ہیں اس کے علاوہ دنیا بھر کے مفسرین رحمہم اللہ نے بھی یہی معنی کئے ہیں۔ مرزائی پوری امت کے اعاظم و عوام سب کے معتقدات، تحقیقات اور علمی و قانونی ضابطوں کے خلاف اپنی پوتھی اور بھاشن کو ہم پر ٹھونسنا چاہتے ہیں یہ کہاں کی علمیت و شرافت ہے۔

سیدھی بات ہے جس طرح غلام احمد قادیانی نے امام الانبیاء و خاتم الانبیاء سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوتِ صادقہ کی پوزیشن عیسائیوں کے ساتھ الحاق کر کے نبوتِ کاذبہ کی داغ بیل ڈالی اُسی طرح اُس کے پیروکاروں نے ایک بہت بڑے دجل اور جھوٹ کو ثابت کرنے کے لئے نئی لغت اور اس کے لیے نئے قواعد وضع کر لئے۔ ع

ایں کار از تو آید و خبثاء چنیں کنند

(جاری ہے)